Kutab Khano Whatsapp Library Admin: Ameer Adnan 00923337516944 www.facebook.com/groups/Kutabkhano

DEEWAN-E-ZAFAR

By

Abulmuzaffar Mohammad Bahadur Shah Zafar

POEMS

PDF Compiled by

Perso-Arabic Resource Centre, C-DAC, Pune.

دیوانِ ظفرؔ

ابوالمظفر محمد بہادر شاہ ظفرؔ

Kutab Khano Whatsapp Library Admin: Ameer Adnan 00923337516944 www.facebook.com/groups/Kutabkhano

پیش لفظ

بہادر شاہ ظفرؔ ہندوستان کے آخری تاجدار تھے۔ جنگِ آزادی کی سربراہی کے الزام میں انہیں تخت و تاج سے محروم کر کے رنگون بھیج دیا گیا اور انہوں نے اپنی زندگی کی آخری گھڑیاں ایک تنگ و تاریک کوٹھری میں گزاریں اور آج اکبر، جہانگیر اور شاہجہاں کے عالی شان مقبروں کے مکینوں کا یہ آخری چشم و چراغ اسی رنگوں کے ایک اُجڑے مکان میں آسودۂ خاک ہے ۔ بہادر شاہ ظفرؔ کے ساتھ صرف ایک سلطنت ہی نہیں ایک تہذیبی روایت کا بھی خاتمہ ہوگیا۔ ایک ایسی روایت جسے مغلوں نے اپنے دَور عروج میں پروان چڑھایا تھا جس نے یہاں کی تہذیب کو آب و رنگ بخشا ، اس کے خدوخال میں تیکھا پن پیدا کیا ، اُسے وسعت اور کشادگی عطا کی ، لطافت اور نزاکت بخشی ۔ یہ ایسی تہذیب تھی جس میں جلال بھی تھا اور جمال بھی ۔ جس نے آگرہ اور دلّی کے سنگِ سُرخ کے قلعے اپنی یادگار چھوڑے اور جس نے انسانی حُسن کے تخیل کو تاج محل کی صورت میں جنم دیا ۔

۱۸۵۷ء کے انقلاب نے اس ملک پر ایک ایسی قوم کو مسلّط کیا جو پہلے پہل صرف تجارت اور کاروبار کی نیت سے اس ملک میں داخل ہوئی تھی اور آہستہ آہستہ مختلف تدبیروں سے اس نے پہلے تجارت میں اپنے حریفوں کو ایک ایک کر کے ختم کیا اور اس کے بعد مُلکی سیاست اور حکومت پر ڈورے ڈالے ۔ اس ملک کی بد قسمتی تھی کہ تیمور ، بابر اور اکبر جیسے شمشیر ابنِ شمشیر کے جانشین محمد شاہ رنگیلے جیسے فرماں روا اسے نصیب ہوئے اور درباروں میں بغض و حسد کینہ و سازش کا ایسا جال پھیلا کہ قوائے عمل بالکل مختل ہوگئے اور بظاہر کوئی اِس ڈوبتی ناؤ کو بچانے والا نہ رہا ۔

سراج الدولہ ، ٹیپو سلطان ، شاہ ولی اللہ ، سیّد احمد شہید اور سید اسمٰعیل شہیدؒ ان چنگاریوں کی طرح تھے جنھوں نے خس و خاشاک کے تودوں میں سے اُبھر کر روشنی پھیلا نا چاہی لیکن حالات نے ان کا ساتھ نہیں دیا ۔ اپنوں نے ان کی مخالفت کی اور اسی ملک کے رہنے والوں نے ان سوداگروں کے ہاتھ اس ملک کو بیچ ڈالا ۔

قومے فروختندو چہ ارزاں فروختند

انقلاب کے بعد برطانوی پرچم لال قلعہ پر لہرانے لگا تو ایک نئے تہذیبی دَور کا آغاز ہوا ۔ اس نئے دَور میں تہذیب کا تصوّر ہی بدل گیا ۔ مشرق اور مشرقی روایات کی علمبرداری کو رجعت پسندی قرار دیا گیا اور مغرب پرستی روشن خیالی اور ترقی کی دلیل ٹھہری ۔ جس لباس پر ہمارے شرفا فخر کرتے تھے اور جو شاہی درباروں کا سرکاری جامہ تھا وہ چپراسیوں

Kutab Khano Whatsapp Library Admin: Ameer Adnan 00923337516944 www.facebook.com/groups/Kutabkhano

کی وردی بنا اور کوٹ پتلون پہننے والے حلال خور اور کفش دوز صاحب لوگ بن بیٹھے ۔ عربی و فارسی جس پر ہماری تہذیب ، زبان اور شاعری کی بنیادیں استوار ہوئی تھیں ان کی جگہ بھی انگریزی نے لے لی اور لوگ سعدؔی ، حافظ اور عمر خیام کو بھول کر شکسپیرؔ اور ملٹنؔ کی باتیں کرنے لگے حالانکہ ان میں سے اکثریت ان لوگوں کی تھی جنھوں نے شکسپیر اور ملٹن کے صرف نام سُن لئے تھے اور اتنی انگریزی بھی نہیں جانتے تھے کہ ان میں سے کسی کے کلام سے دو سطریں بھی پڑھ سکیں سمجھنا تو الگ رہا ۔ نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ اُردو زبان اور شاعری جو اب غلاموں کی زبان اور شاعری تھی انگریزی کے سامنے بالکل حقیر نظر آنے لگی اور وہ لوگ بھی جو بظاہر بڑے قوم پرست تھے اور جن کے دل میں قوم کا درد تھا جو اس کے بہی خواہ اور سچّے ہمدرد تھے وہ بھی اس احساس کمتری میں مبتلا ہوگئے اور ان کو اپنی پوری شاعری شعر و قصائد کا ناپاک دفتر اور کذب وا فترا کا پشتارہ نظر آنے لگا۔ ان کے بعد جو نسل آئی اس نے انگریزی پڑھی تھی اور جو برائے نام علوم و فنون پڑھے تھے وہ بھی انگریزی کے واسطے اور وسیلے سے پڑھے تھے ، نتیجہ یہ ہوا کہ اُن کے ذہنوں پر انگریز اور انگریزی ایسی طاری ہوئی کہ ان کو اپنی شاعری دَورِ جہالت کی یادگار نظر آنے لگی اور وہ اپنے ادب کی اُن اصناف کو جن پر اُن کے اسلاف کو ناز تھا نیم وحشی صنف قرار دینے لگے ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُردو پڑھنا ، اُردو میں شعر کہنا یا اُردو اور اُردو شاعری کا مطالعہ تضیعِ اوقات ٹھہرا ۔ وہ تو خدا بھلا کرے نو لکشور کا جس نے معمولی کاغذ پر سہی ، غلطیوں سے پُر سہی ، اُردو شعرا کے کلام کو شائع کرکے دائمی گمنامی سے بچالیا اور نہ جس طرح آج ہم بہت سے شعرا کا کلام نا یاب اور کم یاب پاتے ہیں ، شاید ان میں سے اکثر کا کلام ان کے ساتھ ہی دفن ہوگیا ہوتا ۔

لیکن آندھی چڑھتی ہے تو اُترتی بھی ہے ۔ طوفان اور سیلاب کتنا ہی زور کیوں نہ باندھے اور کتنی ہی تباہی اور ہلاکت کیوں نہ پھیلائے ایک مدّت کے بعد اسے بھی اپنا زور کھونا پڑتا ہے ۔ برصغیر ہندوپاکستان کی سیاسی جدوجہد اسی زور کو توڑنے کی کوشش تھی ۔ بِلا شبہ یہ ایک تنکے کی کوشش تھی جو سمندر کی طوفانی موجوں کے مقابلے میں سینہ تان کر کھڑا ہوا تھا لیکن آہستہ آہستہ ان تنکوں نے ہی اس طوفان کے دھاروں کو روکنا شروع کیا ۔ سرسیّد اور ان کے رفقا کی تحریک نے جہاں اس ملک میں قومی شعور کو بیدار کیا اور اس کی تربیت کی ، وہاں انھوں نے اُردو زبان اور ادب کو اس قابل بنادیا کہ وہ دنیا کی ترقی پسند زبان اور ادب کو اس قابل بنا دیا کہ وہ دنیا کی ترقی پسند زبان کی صف میں آنے کی ہمّت کرسکے ۔ جدید تعلیم نے ایک طبقہ ایسے نوجوانوں کا بھی پیدا کیا جنھوں نے جدید علوم و فنون انگریزی زبان کے ذریعے سے ضرور حاصل کیے تھے لیکن اس نے انہیں احساس کمتری میں مبتلا نہیں کیا بلکہ اپنی زبان ، ادب اور شاعری کی

Kutab Khano Whatsapp Library Admin: Ameer Adnan 00923337516944 www.facebook.com/groups/Kutabkhano

روایات کو زندہ کرنے اور متعارف کرانے کا جذبہ بیدار کیا ۔ چنانچہ پچھلے پچیس سال میں جن اُردو شعراء کے کلام کے مجموعے جس سلیقے سے شائع ہوئے ہیں اور جس طرح ہمارے اساتذہ ادب کے کلام نظم و نثر پر تبصرے ، تنقیدیں اور مقالے لکھے گئے ہیں ان سے اُردو شاعری اور ادب کے اصلی خدو خال پوری طرح نمایاں ہونے لگے ہیں ۔

بہادر شاہ ظفر پر جہاں اور ستم ہوئے وہاں ایک ظلم یہ بھی ہوا کہ ان کے کلام کے حصے بخرے کردیئے گئے ۔ مولانا محمد حسین آزاد کی برکت سے اس کا بڑا حصّہ تو استاد ذوق کے حوالے کردیا گیا ۔ باقی جو رہا اس میں مرزا غالب شریک غالب قرار پائے گو یا جو شخص غیروں کے ہاتھوں اپنے تخت و تاج سے محروم ہوا اپنوں کے ہاتھوں اس کے فرزندانِ معنوی بھی بانٹ دیئے گئے ۔ حالانکہ اتنا ہر شخص جانتا ہے کہ بہادر شاہ اپنے حالات و واقعات اپنے مزاج و افتادِ طبع ، قلعہ معلّیٰ کی تربیت اور مغلیہ خاندان کی روایات کی بنا پر ذوق اور غالب سے مختلف شخصیّت کے مالک تھے اور یہ شخصیت ان کے کلام میں پوری طرح ظاہر ہے ۔ بہادر شاہ ایسے بچے نہ تھے کہ جو کلام اُن کا نہ ہوتا وہ اس کو اپنے نام سے منسُوب کرکے داد طلب کرتے اور خوش ہوتے ۔ نہ وہ ایسے خوشامد پسند تھے کہ مصاحبوں کی واہ واہ کی خاطر اپنی درویشی ، تصوّف اور فقیری کو بالائے طاق رکھ دیتے ۔ پھر جہاں تک زبان دانی کا تعلق ہے اتنا ہر شخص جانتا ہے کہ قلعہ معلیٰ اُردو زبان کی اسی ٹکسال تھی جس سے اور لوگ سند لیتے تھے ۔ بہادر شاہ اس لال قلعہ میں پیدا ہوئے ۔ اس میں پرورش پائی ، پروان چڑھے اور وہاں کی زبان ان کے لئے کوئی اکتسابی زبان نہ تھی ۔ ان سے زیادہ اُردوئے معلّیٰ کا زبان داں اور کون ہوسکتا تھا ۔ جس قلعہ کی انّاؤں اور مغلانیوں سے بڑے بڑے زبان دا ں سند لینے آتے تھے اس قلعہ کے سردار کی زبان اور اس کا محاصرہ کس سے مستعار ہوگا۔

ظفر نے بے شمار غزلیں کہی ہیں ۔ اس کے علاوہ ترجیع بند ، مخمس ، مسدّس ، قطعات ، نعتیں ، رباعیات ، سہرے اور پنکھے بھی کلیات میں ملتے ہیں۔ ظفر بے لطف قافیوں خشک ردیفوں سنگلاخ زمینوں کے بادشاہ تھے ۔ شعر عام فہم اور سلیس زبان میں کہتے تھے ۔ ان کی ابتدائی شاعری میں جراَ ت کی جھلک ملتی ہے ۔ اسی کے ساتھ ساتھ تصوف میں ڈوبے ہوئے اشعار ہیں ۔ روزمرّہ ، محاورہ بندی ، رعایتِ لفظی ، محاکات اور سراپا نگاری ان کے کلام کی نمایاں خصوصیات ہیں ۔ ان کا بیشتر کلام عام واردات اور عشق و محبّت سے پُر ہے ۔ اس کتاب کی تیاری میں کلامِ ظفر کے مندر جہ ذیل نسخے نظر رہے ہیں ۔

ڈاکٹر ابواللّیث صدیقی

Kutab Khano Whatsapp Library Admin: Ameer Adnan 00923337516944 www.facebook.com/groups/Kutabkhano

دیوان اول	مطبع سلطانی
دیوانِ حضور والا	مطبع دہلی اردو اخبار
دیوان رابع	مطبع سلطانی
کلیاتِ ظفرؔ	مطبع نولکشور
کلیاتِ ظفرؔ	انوارا المطابع

Kutab Khano Whatsapp Library Admin: Ameer Adnan 00923337516944 www.facebook.com/groups/Kutabkhano

پسِ مرگ میرے مزار پر جو دیا کسی نے جلا دیا
اُسے آہ دامنِ باد نے سرشام ہی سے بجُھا دیا

مجھے دفن کرنا تو جس گھڑی، تو یہ اُس سے کہنا کہ اے پری
وہ جو تیرا عاشقِ زار تھا، تہ خاک اُس کو دبا دیا

دمِ غسل سے مرے پیشتر، اسے ہمدموں نے یہ سوچ کر
کہیں جاوے اس کا نہ دل دہل مری لاش پر سے ہٹا دیا

مری آنکھ جھپکی تھی ایک پل مرے دل نے چاہا کہ اٹھ کے چل
دلِ بیقرار نے او میاں! وہیں چٹکی لے کے جگا دیا

میں نے دل دیا، میں نے جان دی! مگر آہ تونے نہ قدر کی
کسی بات کو جو کبھی کہا، اُسے چٹکیوں سے اڑا دیا

Kutab Khano Whatsapp Library Admin: Ameer Adnan 00923337516944 www.facebook.com/groups/Kutabkhano

نہ کسی کی آنکھ کا نور ہوں نہ کسی کے دل کا قرار ہوں
جو کسی کے کام نہ آسکے میں وہ ایک مشتِ غبار ہوں

مرا رنگ رُوپ بگڑ گیا ، مرا یار مجھ سے بچھڑ گیا
جو چمن سے اجڑ گیا میں اُسی کی فصل بہار ہوں

پئے فاتحہ کوئی آئے کیوں، کوئی چار پھول چڑھائے کیوں
کوئی آکے شمع جلائے کیوں میں وہ بے کسی کا مزار ہوں

میں نہیں ہوں نغمۂ جانفزا مجھے سُن کے کوئی کرے گا کیا
میں بڑے بِروگ کی ہوں صدا، میں بڑے دُکھی کی پکار ہوں

نہیں حال دہلی سُنانے کے قابل
یہ قصّہ ہے رونے رُلانے کے قابل

اُجاڑے لٹیروں نے وہ قصر اس کے
جو تھے دیکھنے اور دکھانے کے قابل

نہ گھر ہے نہ در ہے رہا اک ظفرؔ ہے
فقط حال دہلی سُنانے کے قابل

Kutab Khano Whatsapp Library Admin: Ameer Adnan 00923337516944 www.facebook.com/groups/Kutabkhano

گئی یک بہ یک جو ہوا پلٹ نہیں دل کو میرے قرار ہے
کروں اس ستم کا میں کیا بیاں مرا غم سے سینہ فگار ہے

یہ رعایا ہند تبہ ہوئی ، کہوں کیا جو اُن پہ جفا ہوئی
جسے دیکھا حاکِم وقت نے کہا یہ بھی قابل دار ہے

یہ کسی نے ظلم بھی ہے سنا کہ دی پھانسی لوگوں کو بے گناہ
وے کلمہ گو یوں کی سمت سے ابھی دل میں انکے بخار ہے

نہ تھا شہر دہلی ، یہ تھا چمن ، کہو کس طرح کا تھا یاں امن
جو خطاب تھا وہ مٹا دیا فقط اب تو اجڑا دیار ہے

یہی تنگ حال جو سب کا ہے، یہ کرشمہ قدرت رب کا ہے
جو بہار تھی سو خزاں ہوئی جو خزاں تھی وہ اب وہ بہار ہے

شب و روز پھول میں جو تُلے ، کہو خارِ غم کو وہ کیا سہے
ملے طوق قید میں جب انہیں کہا گل کے بدلے یہ ہار ہے

سبھی جادہ ماتم سخت ہے کہو کیسی گردش بخت ہے
نہ وہ تاج ہے نہ وہ تخت ہے نہ شاہ ہے نہ دیار ہے

جو سلوک کرتے تھے اور سے وہی اب ہیں کتنے ذلیل سے
وہ ہیں تنگ چرخ کے جور سے ، رہا تن پہ اُن کے نہ تار ہے

نہ وبال تن پہ ہے سر مرا ، نہیں جان جانے کا ڈر ذرا
کٹے غم ہی نکلے جو دم مرا ، مجھے اپنی زندگی بار ہے

کیا ہے غم ظفرؔ تجھے حشر کا ، جو خدا نے چاہا تو برملا
ہمیں ہے وسیلہ رسولؐ کا ، وہ ہمارا حامئ کار ہے

Kutab Khano Whatsapp Library Admin: Ameer Adnan 00923337516944 www.facebook.com/groups/Kutabkhano

یار تھا ، گلزار تھا ، مے تھی ، فضا تھی ، میں نہ تھا
لائقِ پابوسِ جاناں کیا حنا تھی ، میں نہ تھا

ہاتھ کیوں باندھے مرے ، چھلاّ اگر چوری گیا
یہ سراپا شوخیٔ دُزدِ حنا تھی ، میں نہ تھا

بے خودی میں لے لیا بوسہ ، خطا کیجے معاف
یہ دل بے تاب کی ساری خطا تھی میں نہ تھا

ہائے ساقی ! یہ ہو ساماں اور عاشق داں نہ ہو
یار تھا ، سبزہ تھا ، بدلی تھی ، ہوا تھی ، میں نہ تھا

میں سسکتا رہ گیا اور مرگئے فرہاد و قیس
کیا انہی دونوں کے حصّے قضا تھی میں نہ تھا

میں نے پوچھا کیا ہوا وہ آپ کا حُسن و شباب
ہنس کے بولا وہ صنم ، شانِ خدا تھی ، میں نہ تھا

اے ظفرؔ یہ دل پہ میرے داغ کیسا رہ گیا
خانہ باغِ یار میں خلقِ خدا تھی ، میں نہ تھا

Kutab Khano Whatsapp Library Admin: Ameer Adnan 00923337516944 www.facebook.com/groups/Kutabkhano

بہار آئی ہے ، بھر دے بادۂ گلگوں سے پیمانہ
رہے لاکھوں برس ساقی ترا آباد مے خانہ

اسی اشکِ پری پر جان دیتا ہوں میں دیوانہ
ادا جس کی ہے بانکی ، ترچھی چتون ، چال مستانہ

نبھے کیوں کر مرے اور اُس پری پیکر کے یارانہ
وہ بے پروا ، میں سودائی ، وہ سنگیں دل ، میں دیوانہ

مجھے آنا ملے کیوں کر تری محفل میں جانا نہ
مری صورت فقیرانہ ، ترا دربار شاہانہ

غزالِ دشت بولے دیکھ کر مجنوں کی میّت کو
یہ وحشی مرگیا بس ہو چکا آباد ویرانہ

ہمارے اور تمہارے عشق کا چرچا ہے شہروں میں
کوئی سُنتا نہیں اب لیلیٰ و مجنوں کا افسانہ

گزر یارب گلستاں میں ہوا ہے کس شرابی کا
کہ شاخیں جھُومتی ہیں ، نالۂ بلبل ہے مستانہ

ظفر وہ زاہد بے درد کی ' ہُو حق ' سے بہتر ہے
کرے گر رند دردِ دل سے ہائے ہُوئے مستانہ

Kutab Khano Whatsapp Library Admin: Ameer Adnan 00923337516944 www.facebook.com/groups/Kutabkhano

کیا خزاں آئی چمن میں ہر شجر جاتا رہا
چین اور میرے جگر کا بھی صبر جاتا رہا

کیا خوشی ہر ایک کو تھی کر رہے تھے سب دُعا
جب گُھسی فوجِ نصاریٰ ہر اثر جاتا رہا

کیوں نہ تڑپے وہ ہُما اب دام میں صیّاد کے
بیٹھنا دو دو پہر اب تخت پر جاتا رہا

شام کو غنچہ کھلا تھا چوک کے بازار میں
اب وہاں پر یا خدا لاکھوں کا سر جاتا رہا

رہتے تھے اس شہر میں شمس و قمر حور و پری
لوٹ کر ان کو کوئی لے کر کدھر جاتا رہا

آگوں تھا یہ شہر دہلی اب ہوا اُجڑا دیار
کیوں ظفرؔ یہ کیا ہوا جوبن کدھر جاتا رہا

کون نگر میں آئے ہم کون نگر میں باسے ہیں
جائیں گے اب کون نگر کو من میں اب ہراسے ہیں

دیس نیا ہے بھیس نیا ہے، رنگ نیا ہے ڈھنگ نیا ہے
کون آنند کرے ہے واں اور رہتے کون اُداسے ہیں

کیا کیا پہلو دیکھے ہم نے گلشن کی پھلواری
اب جو پھولے اس میں پھُول کچھ اور ہی اس میں باسے ہیں

دنیا ہے یہ رین بسارا بہت گئی رہ گئی تھوڑی سی
ان سے کہہ دو سو نہ جاویں نیند میں جو کہ نندا سے ہیں

Kutab Khano Whatsapp Library Admin: Ameer Adnan 00923337516944 www.facebook.com/groups/Kutabkhano

لگتا نہیں ہے جی مرا اُجڑے دیار میں
کِس کی بنی ہے عالمِ ناپائیدار میں

بُلبل کو پاسباں سے نہ صّیاد سے گلہ
قسمت میں قید تھی لکھی فصلِ بہار میں

کہہ دو ان حسرتوں سے کہیں اور جا بسیں
اتنی جگہ کہاں ہے دلِ داغ دار میں

اک شاخِ گُل پہ بیٹھ کے بُلبل ہے شادماں
کانٹے بچھا دیئے ہیں دلِ لالہ زار میں

عمرِ دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

دن زندگی کے ختم ہوئے شام ہوگئی
پھیلا کے پاؤں سوئیں گے کُنجِ مزار میں

کتنا ہے بدنصیب ظفرؔ دفن کے لئے
دو گز زمیں بھی مل نہ سکی کوئے یار میں

OOO